شذرات

مسیحیوں کی صلیبی لڑائیوں میں شکست کے بعد مسلمانوں سے جو عداوت چلی آئی اس نے ہر دور میں مختلف رنگ کی صورت اختیار کی۔ آگے چل کر ترکی خلافت سے ان کی محاذ آرائی شروع ہوئی۔ ایران نے جسے فارس بھی کہا جاتا ہے اسلام کی بڑی خدمت کی حدیث اور فقہ کے بڑے بڑے ائمہ فارس سے پیدا ہوئے اور حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی یہ حدیث صحیح ثابت ہوئی کہ لو کان الدین بالثریا لنالہ رجال من اہل فارس او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اگر دین ثریا پر ہوتا تو فارس کے کچھ لوگ اس کو وہاں بھی پہنچ جاتے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اس کی پہلی مثال ہیں دسویں صدی ہجری میں فارس کی وسعت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ماوراء النہر کا وسیع علاقہ اور فارس دونوں مل کر ایک سلطنت تھی، مسلمانوں کا باہمی اتحاد تھا کہ مسیحیوں نے ترکوں سے لڑائیاں شروع کر دیں اور فارس میں شاہ عباس کو اشارہ کر دیا کہ اب ترکی مسیحیوں سے لڑائی میں الجھا ہوا ہے۔ لہٰذا وہ آگے بڑھیں۔ یہ اقدام فرنگیوں یا مسیحیوں کے خلاف نہ تھا بلکہ باہمی لڑائی کے لئے پیش خیمہ تھا۔ فروعی اختلاف کی بنا پر بقول پروفیسر براؤن مسلمانوں کی اکثریت والے فرقے کے مُردہ لوگوں کو بھی معاف نہ کیا گیا اور ان کی قبریں کھدا کر ان کی ہڈیاں نکالی گئیں ۔ ترکی خلافت ہی کچھ روک تھام کر سکتی تھی لیکن وہ اپنے ملک کے بچاؤ کی فکر میں تھی۔ اس کا جو نتیجہ نکلا وہ تاریخ کے صفحات پر عیاں ہے۔

یہ تو قصہ تھا پرانے دور کا آگے چل کر ترکی حکومت کے خلاف ریشہ دوانیاں

شروع کی گئیں - ترکی مسلمانوں کی وہ حکومت تھی جس کا رعب پورے یورپ پر بیٹھا ہوا تھا، ساری عرب دنیا اور دوسرے اسلامی ممالک سب ایک اتحاد میں رہتے تھے۔ سامراج نے زبردست خفیہ تنظیموں اور جاسوسوں کے ذریعہ ترکی خلافت کے خلاف عربوں کو ابھارا وہ علماء جس کی ہمدردیاں سنہری مصلحتوں کی بنا پر سامراج کے ساتھ تھیں۔ ان سے فتوے لیے گئے کہ خلافت قریش کا حق ہے۔ لہٰذا شریف حسین کو خلیفۃ المسلمین بنایا جائے وغیرہ سیدھے سادھے عرب عوام ان کے فریب میں آگئے اور ان ملکوں میں ترک اسلامی اتحاد کے خلاف بغاوت پیدا ہوگئی۔ ترکی کو شکست ہوئی جس کے نتیجے میں دنیا کی زبردست اسلامی حکومت چھوٹے چھوٹے ملکوں اور حکومتوں میں بٹ گئی۔ سامراج نے ان کے ساتھ بھی غداری کی۔ انگریز اور فرانس وغیرہ کا کئی مسلم ملکوں پر قبضہ ہوگیا۔ اس سے صدیوں سے مغلوب قوم یہود کو بھی سر اٹھانے کا موقع مل گیا۔ وہ دنیا کے سب سے بڑے سرمایہ دار تو تھے ہی ان کی دولت نے بڑا کام کیا۔ پاک سرزمین فلسطین پر انگریزوں کے قبضے کی وجہ سے وہ فلسطین میں بسنے لگے۔ بڑے بڑے پاشاؤں کی زمینیں جو انگریز کی تحویل میں آگئی تھیں وہ سب ان کو بیچ دی گئیں۔ عربوں پر بندش تھی۔ جب یہودیوں کے پیر فلسطین میں جم گئے اور یورپ کے مختلف ممالک سے یہودی فلسطین میں آباد ہوگئے تو انہوں نے مسیحی حکومتوں کی مدد سے باآسانی فلسطین میں اپنی حکومت قائم کرلی۔ آگے چل کر جو غیر آباد اور چھوٹا حصہ ملک کا عربوں کو دیا گیا تھا اس پر بھی قریبی لڑائیوں میں قبضہ کرلیا۔ اب تو وہ دنیا کی بہت بڑی طاقت ہے کہ سارے عرب مل کر بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔

امریکہ جیسی دنیا کی بہت بڑی طاقت صہیونیت کی سرپرستی کر رہی ہے۔ مصر جیسے عظیم عرب ملک کو بھی ان کے سامنے جھکنا پڑا اور اپنے آپ کو ان کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔ بچارے فلسطینی مہاجر دربدر پھر رہے ہیں جن کو اپنے ملک سے نکال کر باہر پھینک دیا گیا۔

امریکہ نے ایک مسلم ملک ایران کو آلہ کار بنایا اس کے تمام ذرائع پر امریکہ

کا قبضہ رہا اور صہیونیت کے بیوپار کی منڈی بھی اس ملک کو بنایا گیا۔ ایران کی تیل کی دولت ساری سامراجیوں کے ہاتھ میں جاتی تھی اور اس کے عوض ایران کو اسلحہ فروخت کئے تھے اور ان سے یہ کہا گیا تھا کہ وہ اس علاقہ کا نگہبان رہے۔ حالانکہ ایران کے لئے اس کی کوئی ضرورت نہ تھی کہ اپنے عوام کو بھوکا رکھ کر اسلحہ جمع کرتا رہے۔ اللہ جزائے خیر دے علامہ خمینی کو جس نے سامراج کے آلہ کار شاہ ایران کو عوامی انقلاب کے ذریعہ نکال باہر پھینک دیا۔ امام خمینی سامراج کی چالوں سے بڑا باخبر ہے۔ ان کا رابطہ مجاہدین فلسطین اور دوسری عرب انقلابی دنیا سے ہے۔ وہ مسلم اتحاد کو سب سے اولیت دیتا ہے اور عوام کو اسلامی انقلاب اور اتحاد کے لئے ابھار تا رہا ہے۔ امریکی یرغمالی جو فی الحقیقت جاسوسوں کا ایک ٹولہ تھا ان کو پکڑ رکھا ہے اور پوری دنیا کو سامراج کے ایران میں ماضی کے اندر کئے گئے مظالم سے برملا پردہ اٹھا رہا ہے۔ بے شک یہ امام خمینی اور ان کے ساتھیوں کا بہت بڑا جہاد ہے۔ ہماری دعا ہے کہ وہ اپنے ملک کو سامراج کی شاطرانہ چالوں سے آزاد کرائیں گے اور صحیح معنی میں اسلامی انقلاب کی قیادت کریں گے تاکہ کسی بھی فرقے کو شکایت کا موقعہ نہ ملے۔